مولانا عبدالستار جھنگوی

مدرس مدرسہ معمورہ ملتان

سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

ہمارے اسلاف کے تذکرے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ذکر ایک محبت بھری داستان ہے ہم جب بھی سیدنا علیؓ کا تذکرہ کرتے ہیں تو ہمارا دل عقیدت اور محبت سے بھر جاتا ہے۔ آپؓ نے رسول اکرمؐ کے عشق میں اپنی جان ہمیشہ ہتھیلی پر رکھی اپنے خاص علم وفضل کے باعث رسولِ کریمؐ کے پرائیوٹ سیکرٹری ہونے کا اعزاز حاصل تھا جو وحی آنحضرتؐ پر نازل ہوتی تھی اس کے لکھنے کے لئے آنحضرتؐ آپؓ کو بھی بلوایا کرتے تھے، قوموں اور قبیلوں سے جو معاہدے ہوتے تھے وہ آپؓ بھی لکھتے تھے۔ چنانچہ صلح حدیبیہ کا معاہدہ آپؓ ہی کا لکھا ہوا تھا اسی طرح آنحضرتؐ نے آپؓ کو یمن کا قاضی اور مبلغ مقرر کر کے بھیجا تاکہ تبلیغ اسلام کے ساتھ ساتھ وہاں لوگوں کے تنازعات کا بھی فیصلہ کریں اس خدمت کو آپ نے بڑی عمدگی سے انجام دیا۔ خود سیدنا علیؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ کی خدمت میں یمن سے کچھ لوگ حاضر ہوئے اور عرض کی کہ ہمارے ساتھ کسی ایسے آدمی کو بھیج دیا جائے جو ہمیں کتاب اللہ اور سنتِ نبوی کی تعلیم دے اور کتاب اللہ کے مطابق ہمارے فیصلے کرے۔ آپؐ نے فرمایا اے علی! تم اہل یمن کے پاس جاؤ اور ان کو دینی تعلیم دو اور سنتیں سکھاؤ میں نے عرض کیا اہلِ یمن اُجڈ قوم ہیں میرے پاس ایسے مقدمات لائیں گے جن کا مجھے علم نہیں حضورؐ نے میرے سینے پہ ہاتھ مارا اور فرمایا تو جا بے شک اللہ تمہارے قلب کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا چنانچہ اس کے بعد مجھے فیصلہ کرتے وقت کبھی الجھن نہ ہوئی۔

فضائل ومناقب

سیدنا علیؓ تمام غزوات میں نبی اکرمؐ کے ساتھ رہے اور سخت ترین معرکوں میں علَم آپؓ کے ہاتھ میں رہا غزوہ تبوک کے لئے جاتے ہوئے نبی اکرمؐ نے آپؓ کو مدینہ میں اپنا نائب بنایا اور فرمایا: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی اِلَّا اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ تم میرے لئے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ میرے بعد نبی نہیں۔ سیدنا علیؓ علم وحکمت میں اس سمندر کی طرح تھے کہ جس کا کنارہ ہی نہیں۔ زرؓ بن حُبیشؓ سے روایت ہے کہ سیدنا علیؓ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے دانہ کو پھاڑ کر درخت نکالا اور جان کو پیدا کیا نبیؐ پاک نے مجھ سے فرمایا تھا کہ مجھ سے وہی محبت کرے گا

جو مومن ہوگا اور مجھ سے وہی بغض رکھے گا جو منافق ہوگا (مسلم) حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہیں بھیجا جس میں سیدنا علیؓ بھی تھے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ اٹھائے ہوئے یہ دعا مانگتے ہوئے سنا۔ یا اللہ مجھے موت نہ دینا جب تک کہ علیؓ کو نہ دیکھ لوں (بحوالہ ترمذی)

خوفِ خدا

سیدنا علیؓ کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ آپؓ فجر کی نماز پڑھا کر دائیں جانب رخ کرکے بیٹھ گئے۔ آپؓ کے چہرے سے رنج وغم کا اثر ظاہر ہو رہا تھا سورج نکلتے وقت آپ اسی طرح بیٹھے رہے۔ اس کے بعد بڑے تأثر کے ساتھ اپنا ہاتھ پلٹ کر فرمایا خدا کی قسم میں نے آنحضرتؐ کے صحابہؓ کو دیکھا ہے آج ان جیسا کوئی نظر نہیں آتا، ان کی صبح اس حال میں ہوتی کہ ان کے بال بکھرے ہوئے چہرے غبار آلود ہوتے وہ ساری رات اللہ کے حضور سجدے میں پڑے رہتے کھڑے کھڑے قرآن مجید پڑھتے، کھڑے کھڑے تھک جاتے تو کبھی ایک پاؤں پر سہارا لیتے اور کبھی دوسرے پاؤں پر وہ خدا کا ذکر کرتے، اس طرح جھومتے جیسے ہوا میں درخت حرکت کرتے ہیں اور خدا کے خوف سے ان کی آنکھوں سے اتنے آنسو بہتے کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے تھے اور اب لوگ غفلت میں رات گزار دیتے ہیں آخرت کی پرواہ تک نہیں۔

تقویٰ

جس طرح آپ گفتار میں بے مثال تھے اسی طرح ان کے تقویٰ اور ایمان کی بھی کوئی مثال نہ تھی، دنیاوی لذتوں سے کنارہ کشی میں آپؓ درجۂ کمال پر فائز تھے۔ جس وقت آپ امیر المومنین تھے اس وقت بھی جَو کی روٹی پر گزارا کرتے تھے۔ جس تھیلے میں آٹا رکھا ہوتا تھا اسے خود پیوند لگاتے تھے فرماتے مجھے گوارا نہیں کہ میرے پیٹ میں کوئی ایسی چیز جائے جس کا مجھے علم نہ ہو۔

فقر کی زندگی

حضرت سوید بن غفلہؓ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علیؓ پر فقر کی نوبت آئی تو سیدہ فاطمہؓ سے فرمایا اگر تو نبی کریمؐ کے پاس جاتی اور آپ سے سوال کرتی! چنانچہ سیدہؓ حضورؐ کی خدمت میں آئیں اور آپ کے پاس امِ ایمنؓ بیٹھی ہوئی تھیں سیدہ فاطمہ نے عرض کی ابا جان فرشتوں کا کھانا تو لا الٰہ الا اللہ اور سبحان اللہ کہنا ہے ہمارا کھانا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق دے کر بھیجا محمدؐ کے کسی گھر میں تیس دن سے آگ بھی نہیں جلی، میرے پاس بکریاں آئی ہیں اگر تم چاہو تو تمہارے لئے پانچ بکریوں کا حکم دوں، اگر تم چاہو تو میں تمہیں پانچ کلمے سکھا دوں جو جبرئیلؑ نے مجھے سکھائے ہیں۔ سیدہؓ نے عرض کی وہ پانچ کلمات سکھا دیں جو جبرئیلؑ نے آپ کو سکھائے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا! کہ یَا اَوَّلَ الْاَوَّلِیْنَ وَیَا اٰخِرَ الْاٰخِرِیْنَ وَیَا ذَا الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنَ وَیَا رَاحِمَ

الْمَسَاكِيْنِ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ (اے تمام پہلوں کے پہلے اور سب آخروں کے آخر اے مضبوط قوت والے اے مسکینوں پر رحم کرنے والے اور تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے) اس کے بعد سیدہ واپس چلی گئیں، سیدنا علیؓ نے پوچھا کیا خبر لائیں؟ سیدہ نے جواب دیا میں تمہارے پاس سے دنیا لینے کے لئے گئی اور تمہارے واسطے آخرت لے کر آئی۔

علیؓ کا طرزِ زندگی مکمل سنت کی پیروی

خلافت پر متمکن ہوئے تو حالات یکسر بدل چکے تھے، ایسے واقعات کبھی رونما نہ ہوئے تھے، سبائیوں نے سیدنا عثمانؓ کو بے دردی سے شہید کیا، مدینہ کی حرمت کو پامال کیا، ام المؤمنین کی توہین کی، جنگ جمل میں سیدنا علیؓ اور سیدہ عائشہؓ و زبیرؓ لڑنے کے لئے بصرہ میں نہ آئے تھے بلکہ سب نے اپنے آنے کا مقصد اصلاح احوال بتایا، لیکن حالات یکایک بدلے اور ان قاتلینِ عثمانؓ نے رات کے تیسرے پہر سیدہ عائشہؓ کے کیمپوں پر حملہ کر دیا۔ اب ذرا سیدنا علیؓ کا حسنِ انصاف ملاحظہ فرمائیے۔

آپؓ نے قصاصِ عثمانؓ کے لئے لڑنے والوں سیدنا معاویہؓ اور ان کے معاونین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نہ کافر کہا اور نہ باغی (نہ صورتاً نہ حقیقتاً) بلکہ خون کے اس دریا کو عبور کرنے کے بعد آپ نے ہر ایک کی سابقہ پوزیشن بحال رکھی۔ سیدہ عائشہؓ کے بارے میں فرمایا: وَلَهَا بَعْدُ حُرْمَتُهَا الْاُولٰی (شریف رضی شیعہ ۴۰۴ھ) آپ کا مقام آپ کے بعد بھی وہی ہے جو پہلے تھا۔ جمل کے واقعہ کے بعد بھی آپ کی عزت وہی ہے جو آج سے پہلے تھی، آپؓ کی فراست کی وجہ سے سبائیوں کے ارادے خاک میں مل گئے۔

عبادت

سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ علیؓ قائم اللیل اور صائم النہار تھے۔ آپ کے در سے کبھی کوئی سائل خالی ہاتھ نہیں لوٹا، قوت لایموت تک سائلوں کو دے دیتے تھے، اور خود فاقہ سے سو رہتے تھے، بیت المال کو یتیم کا مال سمجھتے تھے، ہر طرح کی تکلیف اٹھاتے تھے لیکن اپنے حق سے زیادہ ایک درہم بھی بیت المال سے لینا حرام سمجھتے تھے۔ ایک مرتبہ سخت سردی میں ایک معمولی پرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے، بدن کانپ رہا تھا ایک شخص نے عرض کیا امیر المؤمنین بیت المال میں آپ کا حق ہے آپ نے فرمایا میں مسلمانوں کی حق تلفی نہیں کر سکتا۔

سیدنا علیؓ کے خلفاء ثلثہ سے تعلقات

طبقات ابن سعد میں ہے عبد الرحمن بن قاسم اپنے والد حضرت قاسمؓ سے روایت کرتے

ہیں کہ سیدنا ابوبکرؓ کو جب صائب الرائے لوگوں کے مشورہ کی ضرورت پیش آتی تھی تو عمر بن خطابؓ، عثمان بن عفانؓ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کو بلاتے تھے۔ اور یہ تمام لوگ اس وقت کے مفتی تھے۔ سیدنا عمرؓ نے اپنی خلافت میں حکم دے رکھا تھا لا یفتین احد فی المسجد وعلی حاضرٌ۔ (حق الیقین عربی صفحہ ۱۳۲) کوئی شخص سیدنا علیؓ کے موجودگی میں مسجد میں فتویٰ نہ دے۔ نیز استبصار جلد دوم صفحہ ۲۱۹ پر مرقوم ہے ایک لوطی کو پکڑ کر سیدنا عمرؓ کے دربار میں لایا گیا وہاں سیدنا علیؓ اور دوسرے صحابہ موجود تھے اس کی سزا کے متعلق مشورہ ہوا۔ تو سیدنا علیؓ کے مشورہ سے اُسے آگ میں جلایا گیا فامر به امیر المؤمنین علیہ السلام فاحرق به (سیدنا علیؓ نے حکم دیا کہ اس کو جلا دو پس وہ جلا دیا گیا) رضی اللہ عن سائر الصحابہ والتابعین۔

اھلِ سنت کا روپ دھار کر رافضیت و سبائیت پھیلانے والے مذہبی بہروپیوں کا مکمل پوسٹ مارٹم،

معرکۂ حق و باطل میں ایک حق پرست عالم دین کی صدائے رستاخیز

فتنۂ سبائیت کے تابوت میں پہلا کیل — باطل کے ایوانوں میں رعد کی گونج

سبائی فتنہ (جلد اوّل)

مصنف:- حضرت مولانا ابو ریحان سیالکوٹی

ایک تہلکہ خیز کتاب — ایک علمی محاسبہ

جس میں ....!

اسلام کے خلاف یہودیوں، سبائیوں اور رافضیوں کی گھناؤنی سازشوں کو طشت از بام کیا گیا ہے۔ مقام و منصب صحابہ کرامؓ کو مجروح کرنے والے سبائی ایجنٹوں اور رافضی گماشتوں کے مکروہ چہروں کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ صحابہ کرامؓ کے بارے میں دوذہنی پیدا کرنے والے نام نہاد تقدس مآبوں اور نسبتوں کے پجاریوں کے فکری مغالطوں اور علمی بے مائیگی کا بھرم کھول کر رکھ دیا ہے۔ علم کے نام پر جہالت اور حق کے نام پر باطل افکار پھیلانے والوں کی فتنہ سامانیوں کو تار تار کر دیا گیا ہے۔ خلافت راشدہ اور خطاء اجتہادی جیسے اہم موضوعات پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

صفحات: 576، خوبصورت جلد، کمپیوٹر کتابت، اعلیٰ طباعت، قیمت =/125 روپے، خصوصی رعایت =/90 روپے پیشگی منی آرڈر بھیجنے والوں کو رجسٹرڈ ڈاک سے کتاب ارسال کی جائے گی۔ اپنا آرڈر جلد ارسال کریں۔

ملنے کے پتے:- بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان

شیخ فہیم اصغر فہیم چپل سٹور، قاضی مارکیٹ، تلہ گنگ